فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۳)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: اگر وضو والے کسی عضو میں زخم ہو اور اسے گیلا کرنا ممکن نہ ہو، تو کیا کرے؟

جواب: اگر وہاں پٹی لگی ہے، تو اس پر مسح کر لے اور اگر زخم کھلا ہے، تو زخم والی جگہ پر اگر مسح ممکن ہو، تو مسح کرے، ورنہ اتنی جگہ چھوڑ دے۔

سوال: حالت حیض میں جماع پر کیا کفارہ ہے؟

جواب: حیض میں جماع کر لے، تو اس پر ایک دینار (4 ماشہ 4 رتی / 4.374 گرام سونا) یا نصف دینار (2 ماشہ 2 رتی 2.187 گرام سونا) کفارہ ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

فطری ایام میں بیوی سے جماع کرنے والے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ، أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ .

”ایک یا آدھا دینار صدقہ کرے۔“

(مسند الإمام أحمد : 229/1، 230، سنن أبي داوٗد : 264، سنن النسائي : 290، سنن الترمذي : 136، سنن ابن ماجه : 640، وسندہٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل (مسائل أبي داوٗد لأحمد، ص : 177)، امام ابوداوٗد (268، تهذيب السنن لابن القيّم : 173/1)، امام ابن جارود (108)، امام حاکم (171/1، 172)، حافظ ابن قطان (بيان الوهم والإيهام : 227/5)، حافظ ذہبی (تلخيص المستدرك : 172/1)، حافظ ابن دقیق العید (التلخيص الحبير لابن حجر : 166/1)،

حافظ ابن القیم (تهذيب السنن :173/1)، علامہ ابن ترکمانی حنفی (الجوهر النقيّ :314/1) اور حافظ ابن حجر (التلخيص الحبير :166/1) رحمہم اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

یہ حدیث مرفوعاً وموقوفاً دونوں طرح سے ثابت ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھی ہے اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ بھی۔ موقوف مرفوع کو تقویت دیتی ہے۔

اسلاف امت بھی ماہواری میں جماع کرنے والے پر کفارے کے قائل ہیں:

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

②،③ امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے۔

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 137)

④ عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ایک دینار صدقہ کرے۔'' (سنن الدارمي : 1154، وسندهٗ صحيحٌ)

امام موصوف سے ایک روایت نصف دینار کے بارے میں بھی آتی ہے۔

(سنن الدارمي : 1157، وسندهٗ حسنٌ)

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس پر کوئی کفارہ نہیں، توبہ واستغفار لازم ہے۔ ان کی یہ بات صحیح حدیث اور فہم سلف کے خلاف ہونے کی وجہ سے مرجوح ہے۔

سوال: ایک عورت کو ہمیشہ چھ دن حیض آتا تھا، مگر کچھ ماہ سے اسے کچھ اس طرح خون آتا ہے کہ دو دن خون آیا، پھر کچھ دن خون نہ آیا، پھر دو چار دن خون آتا ہے، اس طرح مہینے میں دو تین بار خون آتا ہے، اس کے حیض کے ایام کیا ہیں؟

جواب: جن دنوں میں خون آتا ہے، اسے حیض شمار کرے گی اور باقی دنوں میں غسل کر کے نماز روزہ کرے گی۔

سوال: حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

(جواب): ایام حیض کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ مدت متعین نہیں، اس کا انحصار فطرت وعادت پر ہے۔ بعض لوگ ماہواری کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن بتاتے ہیں، یہ بے دلیل ہے۔ اس حوالے سے پیش کی جانے والی روایات ثابت نہیں، بلکہ ''موضوع'' یا ''ضعیف'' ہیں۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ مُّتَّفَقٌ عَلٰى ضَعْفِهَا عِنْدَ الْمُحَدِّثِينَ .

''یہ تمام روایات ضعیف ہیں، ان کے ضعف پر محدثین کا اجماع ہے۔''

(المجموع شرح المهذّب : 383/2)

(سوال): حیض سے فارغ ہونے کے بعد غسل سے پہلے جماع جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): عورت ماہواری سے پاک ہونے کے بعد جب تک غسل نہ کر لے، خاوند کا اس سے جماع کرنا جائز نہیں۔

❀ اللہ ربّ العزت کا فرمان ہے:

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوْا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾(البقرة : ٢٢٢)

''لوگ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، فرما دیجئے! حیض ناپاکی ہے، دوران حیض بیویوں سے جماع نہ کریں، ایام مخصوصہ کے اختتام تک ان کے قریب نہ جائیں، وہ غسل حیض سے پاکی حاصل کر لیں، تو حکم الٰہی کے مطابق ان سے مجامعت کر سکتے ہیں۔''

❁ امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ حیض کا خون بند ہونے کے بعد جب تک بیوی غسل نہ کرلے، شوہر کے لیے بیوی سے مقاربت کرنا حرام ہے۔''

(تفسیر الطّبري : 732/3)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اہل علم کا اجماع ہے کہ عورت حیض رکنے کے بعد اس وقت تک مرد کے لیے حلال نہیں ہوتی، جب تک غسل نہ کرلے یا تیمّم نہ کرلے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ غسل ضروری نہیں سمجھتے۔''

(تفسیر القرآن العظیم :350/1)

اس آیت میں ﴿حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ سے مراد خونِ ماہواری کا رکنا اور ﴿فَاِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ سے مراد غسل کرنا ہے۔ اسلاف امت کا یہی فیصلہ ہے۔

① امام عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عورت کا خونِ ماہواری رک جائے، تو جب تک غسل نہ کرلے، اس وقت تک شوہر اس سے جماع نہ کرے، غسل کے بعد حکم الٰہی کے مطابق صحبت کرسکتا ہے۔'' (مصنّف ابن أبي شيبة :96/1، 97، وسندهٗ حسنٌ)

② امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جب تک غسل نہیں کرلیتی، خاوند اس سے صحبت نہ کرے۔''

(سنن الدّارمي : 1117، مصنّف ابن أبي شيبة :96/1، وسندهٗ صحيحٌ)

③ امام مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جب تک غسل نہیں کرلیتی، خاوند اس سے صحبت نہ کرے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :96/1، وسندهٗ صحيحٌ)

④ عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ سے پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا:

''نہیں، غسل سے پہلے صحبت جائز نہیں۔''

(سنن الدّارمي : 1127، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ امام طحاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''ہمارے علم کے مطابق اس تفسیر (تَطَهَّرْنَ سے مراد غسل) میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں۔ خون کا رکنا بذات خود پاکی نہیں، کیونکہ خون رکنے سے عورت حیض سے تو نکل جاتی ہے، لیکن خاوند کے لیے اس سے صحبت جائز نہیں ہوتی، اسی طرح نماز اور بیت اللہ کا طواف بھی جائز نہیں ہوتا، جب تک غسل نہ کر لے یا پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم نہ کر لے۔''

(أحكام القرآن :127/1)

⑥ امام ابن منذر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''میرا وہی مذہب ہے، جو تمام اہل علم کا ہے کہ مرد اپنی بیوی سے اس کے حیض سے پاک ہونے کے بعد اس وقت تک صحبت نہیں کر سکتا، جب تک وہ غسل کر کے طہارت حاصل نہ کر لے۔''

(الأوسط في السّنن والإجماع والاختلاف :215/1)

⑦ امام احمد بن محمد، ابو بکر، مروزی رحمہ اللہ (م:275ھ) فرماتے ہیں:

''میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں جانتا۔'' (المغني لابن قدامة :246/1)

کسی صحابی یا تابعی سے اس کے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں۔

سوال: اگر حیض کے بعد غسل سے پہلے جماع کر لیا، تو کیا کفارہ ہے؟

(جواب): اس پر کفارہ نہیں، یہ گناہ گار ہے، توبہ کرے۔

(سوال): کیا عورت ایام مخصوصہ میں تسبیح پڑھ سکتی ہے؟

(جواب): عورت حالت ایام میں قرآن کریم کی تلاوت کے علاوہ ہر ذکر کر سکتی ہے۔

(سوال): نفاس کے خون کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

(جواب): نفاس کی کم سے کم مدت مقرر نہیں، البتہ زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''نفاس والی چالیس دن نماز روزے سے رُکے گی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 28/4، السنن الكبرٰى للبيهقي :341/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام، تابعین عظام اور بعد کے اہل علم کا اجماع ہے کہ نفاس والی چالیس دن تک نماز نہیں پڑھے گی۔ ہاں اس سے پہلے پاک ہو جائے تو غسل کر کے نماز شروع کر دے گی۔ اگر وہ چالیس دن کے بعد بھی خون دیکھے تو اکثر اہل علم کے نزدیک وہ نماز پڑھتی رہے گی۔ اکثر فقہاءِ کرام کا یہی قول ہے۔ یہی بات امام سفیان ثوری، امام عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ نے کہی ہے۔''

(سنن الترمذي، تحت الحديث : 139)

تنبیہ:

اس بارے میں مروی ساری کی ساری مرفوع احادیث ''ضعیف'' ہیں۔ البتہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فتویٰ اور اجماع امت نے ان سے مستغنی کر دیا ہے۔

(سوال): اگر خون چالیس روز سے بھی زائد جاری رہے، تو کیا کرے؟

(جواب): چالیس دن تک نفاس شمار کرے، یعنی نماز روزہ سے رکی رہے، بعد کے ایام میں جو خون آرہا ہے، وہ دم فاسد ہے۔ غسل کر کے نماز روزہ جاری رکھے۔

(سوال): بچہ پیدا ہونے کے چوتھے روز خون بند ہو گیا، اس کے بعد صرف دھبہ سا لگتا ہے، کتنے روز نفاس شمار کرے؟

(جواب): چار دنوں کے بعد جو دھبہ سا لگتا ہے، وہ دم فاسد ہے۔ عورت نفاس سے پاک ہو چکی ہے، اب وہ غسل کر کے نماز روزہ کرے۔

(سوال): اگر کسی نے نفاس کے ایام میں جماع کر لے، تو کیا کرے؟

(جواب): نفاس کے ایام میں جماع کرنا حرام ہے۔ اس پر توبہ ہے، کفارہ نہیں۔

(سوال): ایک عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد بارہ دن تک خون آیا، پھر سفید پانی آنے لگا، کچھ روزہ بعد پھر خون آنا شروع ہو گیا، وہ کیا کرے؟

(جواب): چالیس دن کے اندر اندر اگر ایسا ہو، تو نفاس ہی شمار ہو گا۔

(سوال): نماز کا وقت ہے، ابھی نماز ادا نہیں کی کہ حیض آ گیا، تو کیا حیض سے پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضا دے گی؟

(جواب): نماز کا وقت موجود ہے، ابھی نماز ادا نہیں کی، کہ حیض آ گیا، تو پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضا نہیں دے گی۔ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد سستی و کاہلی کی وجہ سے نماز مؤخر کر دی، نماز کا وقت نکل گیا اور ادائیگی سے پہلے ہی حیض آ گیا، تو ماہواری کے بعد اس کی قضائی دینا لازم ہے۔

❁ امام حسن بصری اور امام محمد بن سیرین رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا حَاضَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ، فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ الْوَقْتُ قَدْ ذَهَبَ .

''نماز کے وقت میں ماہواری آ جائے ،تو قضائی نہیں،البتہ نماز کا وقت نکل گیا ہو،تو قضائی لازم ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 339/2، وسندهٗ صحيحٌ)

تنبیہ:

نماز کا وقت ختم ہونے سے اتنی دیر پہلے ماہواری ختم ہو کہ نماز کے وقت میں غسل اور نماز کی ادائیگی ممکن نہ ہو،تب بھی نماز کی قضائی دینا ضروری ہے۔

سوال: جس شخص کو قطرے آتے ہیں، وہ نماز کے لیے طہارت کیسے کرے؟

جواب: اسے چاہیے کہ ہر نماز کے لیے وضو کرے اور دوران وضو یا نماز بھی قطرات آئیں،تو کوئی حرج نہیں۔اسے چاہیے کہ زیر جامہ استعمال کرے، اس میں روئی رکھے۔وہ قطرے روئی میں جذب ہو جائیں گے، اس سے جسم اور کپڑے خراب نہیں ہوں گے۔اس کا معاملہ استحاضہ والی عورت کی طرح ہے۔

سوال: جس عورت کو استحاضہ کا خون مسلسل تین چار ماہ جاری رہے، وہ حیض کے ایام کس طرح شمار کرے؟

جواب: استحاضہ کا خون مسلسل جاری رہتا ہے، حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق کس طرح ہو سکتا ہے؟ شریعت اسلامیہ نے اس کے تین طریقے بتائے ہیں؛

① ماہواری شروع ہونے کے بعد استحاضہ کا عارضہ لاحق ہو تو ماہواری کے دنوں کا اعتبار ہوگا، جن دنوں ماہواری آتی تھی، ان کے علاوہ آنے والا خون استحاضہ متصور

ہوگا۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی زوجہ،سیدہ امِ حبیبہ بنتِ جحش رضی اللہ عنہا نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ کی شکایت کی۔آپ نے فرمایا:جن دنوں آپ کو حیض آتا تھا،ان دنوں کی مقدار رکی رہیں،پھر غسل کرلیں۔''

(صحیح مسلم : 66/334)

② استحاضہ کا خون پہلے جاری ہوا اور حیض کا خون بعد میں آیا،تو دونوں میں فرق خون کی رنگت سے کرے گی،حیض کا خون سیاہی مائل،گاڑھا اور بدبودار ہوتا ہے،جبکہ استحاضہ کا خون سرخی مائل ہوتا ہے،بدبودار اور گاڑھا نہیں ہوتا؛

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا،سیدہ امِ حبیبہ بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہتی ہیں:

''وہ اپنی بہن زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے گھر ایک ٹب میں غسل کرتی تھیں۔خون کی سرخی پانی پر چھاجاتی تھی۔''(صحیح مسلم : 64/334)

③ اپنے خاندان کی عورتوں سے پوچھے گی،جن دنوں انہیں حیض آتا ہے،ان دنوں خود کو حائضہ سمجھے۔

❁ حماد بن ابی سلیمان اور عطا بن ابی رباح رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

''آغازِ حیض سے ہی مستحاضہ ہوجائے،تو وہ نماز سے اتنے دن رک جائے گی، جتنے دن اس کے خاندان کی کوئی بھی دوسری عورت رکتی ہے۔''

(سنن الدارمي : 875، وسندهٗ صحيحٌ)

اس کے علاوہ کوئی طریقہ معتبر نہیں۔

(سوال):اگر زخم سے مسلسل رطوبت نکلتی رہتی ہے،تو کیا کوئی شخص ایک وضو سے دو

نمازیں پڑھ سکتا ہے؟

(جواب): جی ہاں، پڑھ سکتا ہے۔ خون یا پیپ نجس نہیں ہے۔

(سوال): ایک شخص کو ہوا خارج ہونے کا مرض ہے کہ اس پر کنٹرول نہیں رہتا، اس کی طہارت کا کیا طریقہ ہے؟

(جواب): ایسا شخص ہر نماز کے لیے وضو کر لے، دوران وضو یا نماز بھی ہوا خارج ہو جائے، تو کوئی حرج نہیں۔ اس کا معاملہ استحاضہ والی عورت کی طرح ہے۔

(سوال): جس شخص کا آپریشن ہوا ہے، کیا وہ اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے؟

(جواب): جی ہاں، وہ اشارے سے نماز پڑھ لے۔ اور اگر آپریشن کے دوران اس کی کچھ نمازیں رہ جائیں، تو ان کی قضا دے دے۔

(سوال): جو شخص عذر کی بنا پر سجدہ نہ کر سکتا ہو، کیا وہ آگے کوئی چیز رکھ لے؟

(جواب): معذور کو چاہیے کہ اشارہ سے سجدہ کر لے، آگے کوئی چیز نہ رکھے۔

(سوال): اگر کپڑے کو شراب لگ جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): راجح یہ ہے کہ شراب حرام ہے، نجس نہیں۔

(سوال): آبی جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا نہیں؟

(جواب): وہ جانور جن کی زندگی پانی پر موقوف ہے، انہیں آبی جانور کہتے ہیں، یہ حلال ہیں اور حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے۔

(سوال): جس صابون میں حرام جانور کی چربی استعمال کی جائے اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جس صابون میں حرام جانور کی چربی استعمال کی جائے، اس کا استعمال جائز نہیں۔

(سوال): غیر مسلموں کے رنگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): منی پاک ہے یا ناپاک؟

(جواب): اس میں اہل علم کا اختلاف ہے، ہمارے مطابق منی ناپاک ہے۔

(سوال): کیا سانپ یا کسی حرام جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے؟

(جواب): حرام جانور کی کھال رنگنے سے پاک نہیں ہوتی۔

(سوال): ناپاک تیل سے بنائے گئے صابون کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اس کا استعمال جائز نہیں۔

(سوال): کیا نجاست کو دھونے کے لیے اسے ملنا ضروری ہے؟

(جواب): نجاست کا اثر زائل کرنا ضروری ہے، چاہے ملنے سے ہو، یا ملنے کے بغیر۔

(سوال): ایک عمر رسیدہ شخص جسے پیشاب کرنے میں دشواری ہوتی ہے اور پیشاب کے دوران کچھ چھینٹے کپڑے پر گر جاتے ہیں، ایسے کپڑوں میں نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر یہ معلوم ہو کہ کپڑے کے کس جگہ چھینٹے پڑے ہیں، تو اس جگہ کو دھو لے، ورنہ کپڑے تبدیل کرے۔ اگر معمولی چھینٹے ہیں، تو کوئی حرج نہیں۔

(سوال): مذی اور ودی کیا ہے؟

(جواب): مذی بوسہ وکنار کے باعث بلا ارادہ پیشاب کی نالی سے نکلنے والے پتلے پانی اور ودی پیشاب کے بعد نکلنے والے سفید اور رقیق پانی کو کہتے ہیں۔

مذی اور ودی دونوں نجس اور ناپاک ہیں۔ ان کا حکم پیشاب کا سا ہے۔ جسم اور کپڑے پر لگ جائیں، تو انہیں دھویا جائے گا۔

۞ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا عَلٰی نَجَاسَةِ الْمَذِيِّ وَالْوَدْيِ .

''مذی اور ودی کے نجس ہونے پر فقہا کا اتفاق ہے۔''

(شرح السنّة: 90/2)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰی نَجَاسَةِ الْمَذْيِ وَالْوَدْيِ .

''مذی اور ودی کے نجس ہونے پر امت کا اجماع ہے۔''

(المَجموع شرح المُهذّب: 552/2)

مذی اور ودی کے خارج ہونے پر غسل نہیں۔

(سوال): لیکوریا کا مادہ پاک ہے یا ناپاک؟

(جواب): لیکوریا اس مادہ کو کہتے ہیں، جو کسی عارضہ کی بنا پر بغیر جوش کے عورت کی شرمگاہ سے نکلتا ہے۔ اس کا حکم مذی اور ودی والا ہے، یعنی یہ ناپاک ہے، اس کے خارج ہونے پر کپڑے اور شرمگاہ کو دھویا جائے گا اور وضو کیا جائے گا۔

(سوال): انسان کے منہ سے بہنے والی رال کا کیا حکم ہے؟

(جواب): انسانی رال پاک ہے۔ (سنن ابن ماجہ: ۶۵۸، وسندہ حسن)

(سوال): منی کو دھونے کے بعد کپڑے پر اگر کوئی نشان باقی رہ جائے، کیا اس میں نماز جائز ہے؟

(جواب): جی ہاں، جائز ہے۔ (بخاری: ۲۲۹، مسلم: ۲۸۹)

(سوال): جس تالاب میں جانور بٹھائے جاتے ہوں، اس کا پانی پاک ہے یا نہیں؟

جواب: اگر حلال جانور ہیں، تو پاک ہے۔

سوال: اگر پیشاب کے قطرات کپڑے کو لگ جائیں، تو کیا کرے؟

جواب: انہیں دھو کر پاک کر لے۔

سوال: کیا شیر خوار بچے کا پیشاب نجس ہے؟

جواب: بچی کا پیشاب دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں گے، البتہ پیشاب دونوں کا ناپاک ہی ہے۔

سوال: زخم کو دبا کر پیپ نکالی، کیا وضو باقی ہے؟

جواب: پیپ یا خون بہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: غسل کے بعد نجس کپڑا پہن لیا، کیا بدن پاک رہا یا نہیں؟

جواب: اگر نجاست گیلی ہے اور بدن کو لگ گئی ہے، تو بدن کا اتنا حصہ دھویا جائے اور اگر نجاست خشک ہے، تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: اگر کپڑے میں نجاست کا شبہ ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: شک یا شبہ کی بنا پر کپڑا نجس نہیں ہوتا، جب تک کپڑے یا بدن کے نجس ہونے کا یقین یا غالب گمان نہ ہو، وہ پاک ہی متصور ہوں گے۔

سوال: مسجد میں کبوتر ہوں، تو انہیں پکڑ کر فروخت کرنا اور ان کی قیمت مسجد میں لگانا کیسا ہے؟

جواب: کسی اور کی ملکیت نہیں، تو جائز ہے۔

سوال: کسی پاک چیز کو کتے کا جسم لگ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کتے کا جسم لگنے سے چیز ناپاک نہیں ہوتی۔

سوال: حالت جنابت میں جو پسینہ آتا ہے، کیا اس سے کپڑا ناپاک ہوجاتا ہے؟

جواب: جنبی کا پسینہ ناپاک نہیں۔

سوال: ایک شخص سور کھاتا ہے، اس نے منہ میں قلم ڈالا، پھر وہی قلم ایک مسلمان نے غلطی سے اپنے منہ میں ڈال لیا، کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال: شہد کی بوتل میں چوہیا گر گئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس شہد کا استعمال جائز نہیں۔

سوال: جس ڈھیلے سے استنجا کیا، بعد میں اسی ڈھیلے سے استنجا کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر اس پر نجاست ظاہر نہیں، تو کر سکتے ہیں۔

سوال: اگر کسی کپڑے پر خنزیر کا خون لگ جائے، تو اسے کیسے پاک کیا جائے؟

جواب: خنزیر کا خون نجس ہے۔ جس کپڑے پر لگ جائے، اسے اچھی طرح دھولیا جائے، تو پاک ہوجائے گا۔

سوال: جن ادویات میں الکحل کا استعمال کیا جاتا ہے، ان کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: جس برتن میں خنزیر کا گوشت کھایا جائے، وہ کیسے پاک ہوگا؟

جواب: اسے اچھی طرح دھولیں، تو پاک ہوجائے گا۔

سوال: اگر خنزیر کا جسم کپڑے سے مس کر جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: خنزیر کا جسم کپڑے سے لگ جائے، تو کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔

(سوال): جس برتن میں بچہ ناپاک ہاتھ ڈال دے، اس میں کھانا پینا کیسا ہے؟

(جواب): وہ برتن دھونے سے پاک ہو جائے گا، اس میں کھانا پینا جائز ہے۔

(سوال): جس کپڑے کو نجس پانی میں دھویا جائے، تو خشک ہونے پر اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): وہ ناپاک رہے گا، تا آنکہ اسے پاک پانی سے دھویا جائے۔

(سوال): دریا کے کنارے جو کیچڑ وغیرہ ہوتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جب تک اس کیچڑ کے نجس ہونے کا یقین نہ ہو، وہ پاک ہی متصور ہوگا۔

(سوال): جس پانی میں حلال جانور کا گوبر گر گیا، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): پانی پاک ہے۔

(سوال): کیا حالت جنابت میں برتن چھونے سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

(جواب): نہیں۔

(سوال): گندگی بارش سے بہہ کر تالاب میں گر جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ میں سے کچھ نہ بدلے، تو پانی پاک ہے۔

(سوال): کیا کتے کو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے سے اس کی کھال پاک ہو جائے گی؟

(جواب): کوئی مسلمان یہ کام نہیں کر سکتا۔ کتا نجس العین ہے اور اس کو ذبح کریں یا نہ کریں، یہ ناپاک ہی رہے گا، اس کے کسی جزو سے انتفاع جائز نہیں۔

(سوال): دودھ میں کتے نے منہ ڈال دیا، کیا وہ دودھ خادموں کو پلا سکتے ہیں؟

(جواب): نہیں۔ البتہ جانوروں کو پلا سکتے ہیں۔

(سوال): کیا حرام جانور ذبح کرنے سے پاک ہو جاتا ہے؟

(جواب): نہیں۔

(سوال): نجس گلاس میں پانی ڈالا گیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): وہ پانی بھی ناپاک ہوجائے گا۔

(سوال): ہاتھی کا جسم پاک ہے یا ناپاک؟

(جواب): ہاتھی نجس العین نہیں، اس کا جسم پاک ہے۔

(سوال): ریشمی کپڑا اگر دھونے سے خراب ہوجائے، تو اس کی نجاست کیسے دور کی جائے؟

(جواب): نجاست کو دور کرنے کے لیے بہر حال دھونا ضروری ہے، البتہ دھونے میں زیادہ مبالغہ نہ کیا جائے۔

(سوال): ناپاک زمین جب خشک ہونے کے بعد دوبارہ تر ہوجائے، تو کیا وہ دوبارہ ناپاک ہوجاتی ہے؟

(جواب): دوبارہ ناپاک نہیں ہوتی۔

(سوال): جس گوشت پر دم مسفوح لگا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): راجح قول کے مطابق دم مسفوح نجس ہے، جس گوشت پر لگا ہو، اسے دھوکر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(سوال): روئی دار کپڑا نجس ہوگیا، پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(جواب): دھوکر پاک کیا جائے۔

(سوال): جو لکڑی پانی جذب کر لیتی ہے، اس کی نجاست کو کس طرح دور کیا جائے؟

(جواب): اسے اچھی طرح دھولیا جائے، تو پاک ہوجائے گی۔

(سوال): بیت الخلا کے لوٹے پاک ہیں یا نہیں؟

(جواب): جب تک ان پر نجاست لگنے کا یقین نہ ہو، محض وہم اور شبہہ سے ناپاک نہ

ہوں گے۔

(سوال): کیا عورتیں بھی ڈھیلے سے استنجا کر سکتی ہیں؟

(جواب): جی ہاں، مردوں کی طرح عورتیں بھی ڈھیلے استعمال کر سکتی ہیں۔

(سوال): قضائے حاجت کے دوران سلام کہنا یا اس کا جواب دینا کیسا ہے؟

(جواب): قضائے حاجت کے دوران سلام کہنا یا سلام کا جواب دینا جائز نہیں، اس دوران کوئی سلام کہے، تو بعد میں جواب دے دے۔

(سوال): کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ (بخاری:۲۲۴، مسلم:۲۷۳)

(سوال): قطب تارے کی طرف منہ کر کے یا پیٹھ کر کے پیشاب کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ ممانعت پر کوئی دلیل نہیں۔

(سوال): استنجا کرنے کے بعد قطرے آئیں، تو کیا کرے؟

(جواب): دوبارہ استنجا کرے اور اگر جسم یا کپڑے کو قطرے لگیں، تو اسے بھی دھولے۔

(سوال): قبلہ کی جانب کے علاوہ کسی اور سمت منہ یا پیٹھ کر کے قضائے حاجت کرنا ممنوع ہے یا نہیں؟

(جواب): ممنوع نہیں ہے۔

(سوال): عذر کی بنا پر دائیں ہاتھ سے استنجا کر سکتا ہے؟

(جواب): جی ہاں، عذر کی بنا پر دائیں ہاتھ سے استنجا کر سکتا ہے۔

(سوال): استنجا میں کتنے ڈھیلے استعمال کرنے چاہیے؟

(جواب): کم از کم تین ڈھیلے واجب ہیں۔ (مسلم:۲۶۲)

سوال: کیا ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد پانی استعمال کرنا ضروری ہے؟

جواب: ڈھیلے پانی سے کفایت کرتے ہیں، اس کے بعد پانی سے استنجا ضروری نہیں، البتہ اگر پانی استعمال کرلیا جائے، تو بہتر ہے۔

سوال: غیر مسلموں کے استعمال شدہ کپڑوں میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان کپڑوں کو دھولیا جائے، یہ پاک ہیں، ان میں نماز جائز ہے۔

سوال: قضائے حاجت کے بعد استنجا کرنا بھول گیا، وضو کر کے نماز پڑھ لی، بعد میں یاد آیا، نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: استنجا کر لے، دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

سوال: جو شخص والد یا استاذ کے ڈر سے نمازیں پڑھتا ہے، کیا اسے ثواب ملے گا؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: ایک شخص کبھی نماز پڑھ لیتا ہے اور کبھی ترک کر دیتا ہے، جو نمازیں وہ پڑھتا ہے، ان کا اسے ثواب ملے گا؟

جواب: جی ہاں، جتنی نمازیں پڑھتا ہے، ان کا ثواب ملے گا۔

سوال: رشوت خور کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: رشوت لینا اور دینا حرام ہے۔ مگر یہ نماز کی قبولیت میں مانع نہیں، البتہ حرام خور کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم: ۱۰۱۵)

سوال: اگر ایک شخص کی اولاد نماز نہیں پڑھتی، کیا اسے گناہ ملے گا؟

جواب: اگر اس نے تربیت نہیں کی، تو گناہ ہوگا۔

سوال: جو شخص نماز کا پابند نہ ہو، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی امامت جائز نہیں۔

سوال: اگر کچھ دوست آپس میں طے کرلیں کہ اگر ہم میں سے کسی نے نماز چھوڑی، تو وہ اتنے اتنے روپے جرمانہ ادا کرے گا، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز اور مستحسن ہے۔

سوال: بچوں کو نمازی بنانے کے لیے انعام کا لالچ دینا کیسا ہے؟

جواب: عادی بنانے کے لیے جائز ہے، مگر ساتھ انہیں نماز کی اہمیت سے روشناس بھی کرایا جائے۔ یہ نہ ہو کہ انعام بند ہوتے ہی وہ نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیں۔

سوال: نماز کب فرض ہوئی؟

جواب: پنجگانہ نماز معراج کے موقع پر فرض ہوئی۔ (مسلم:۱۶۲)

سوال: کیا ذکر اللہ نماز سے بہتر ہے؟

جواب: صوفیا کہتے ہیں کہ اللہ کا ذکر فرض نماز سے بہتر ہے۔ ان کی بات گمراہی پر مبنی ہے۔ حالانکہ نماز بھی ذکر ہے اور حدیث کے مطابق سب سے افضل عمل یہی ہے کہ نماز کو وقت پر ادا کیا جائے۔ (بخاری:۵۲۷، مسلم:۸۵)

سوال: نماز فجر کا وقت کیا ہے؟

جواب: نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہوتا ہے۔

۞ علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) فرماتے ہیں:

''امت کا اجماع ہے کہ نماز فجر کا اول وقت صبح صادق ہے اور آخری وقت طلوع آفتاب ہے۔''

(تبيين الحقائق :79/1)

نبی ﷺ نماز فجر غلس (رات کے آخری حصے کے اندھیرے) میں ادا کرتے تھے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے۔''

(صحیح مسلم : 612)

اس حدیث مبارکہ میں نماز فجر کے ابتدائی اور انتہائی وقت کو بیان کیا گیا ہے۔

سوال: حدیث: ''فجر کو روشن کر کے پڑھیں کہ اس میں زیادہ اجر ہے۔'' کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: یہ روایت منسوخ ہے، اس کی ناسخ حدیث ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک فجر اندھیرے میں پڑھنا بیان کیا ہے۔ اگر اس روایت کو منسوخ نہ بھی مانا جائے، تو امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے نماز فجر کو روشن کرنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ اس حکم کی علت اسی کے اندر چھپی ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے اور چاندنی راتوں کی صبح جب آدمی اندھیرے میں نماز پڑھنے کا ارادہ کرے، تو بسا اوقات اس کی نماز طلوع فجر سے پہلے ہی پڑھی جا سکتی ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے اتنی دیر روشن کرنے کا حکم دیا، جتنی دیر طلوع فجر کا یقین نہ ہو جائے اور فرمایا: آپ جتنی صبح کریں گے، (اتنا ہی زیادہ اجر ہوگا)، آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ آپ صبح کے طلوع ہونے کا یقین کریں گے، تو یہ کام شک میں نماز ادا کرنے سے اجر میں بڑھ کر ہوگا۔''

(صحیح ابن حبان : 4/356)